جلد نمبر ۳

تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

علامہ حسین بخش جاڑا

مکتبہ انوار النجف دریاخان ضلع بھکر

نہیں ہوتا بلکہ ادھر اس کا ارادہ ہوتا ہے اُدھر چیز ہو جاتی ہے جس طرح کہنے والا کُنْ کہے اور شئے ہو جائے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ ۔ کتاب اور حکمت پر جو لام داخل ہے، جنس کا ہے، کتاب سے مراد یہاں مطلق وحی اور حکمت سے مراد مطلق معرفت جو عمل و اعتقاد سے متعلق ہو پس تورات و انجیل کا عطف، عطف خاص بر عام ہے۔

التَّوْرَاةَ ۔ اس سے مراد وہ کتاب ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور یہودی خود معترف ہیں کہ بخت نصر کے بعد تورات کی سند محفوظ نہیں رہ سکی۔ لیکن باں ہمہ قرآن تسلیم کرتا ہے کہ یہودیوں کے پاس موجودہ تورات جو زمانِ رسالت میں تھی۔ اصلی تورات سے بالکل الگ نہیں۔ اگرچہ تحریف سے بھی خالی نہیں۔

وَالْإِنْجِيلَ ۔ اس کا معنی ہے بشارت۔ لفظ کا واحد ہونا بتلاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ پر انجیل صرف ایک اُتری تھی اور زمانِ رسالت میں موجودہ چار انجیلیں جو متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی طرف منسوب ہیں وہ بعد کی تصنیف شدہ ہیں۔

نبی اور رسول میں فرق

وَرَسُولًا الخ رسول اور نبی میں فرق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ رسول وہ ہے جو صاحب کتاب و شریعت ہو اور نبی وہ ہے جو تبلیغ احکام خداوندی پر مامور ہو۔ خواہ صاحبِ کتاب ہو یا نہ ہو۔ بنا بریں عہدۂ رسالت کو نبوّت سے خاص و عام مطلق کی نسبت ہے اور صاحبِ میزان نے یہ بیان کیا ہے کہ نبوت اور رسالت دو جدا جدا منصب ہیں نہ ان کا یکجا ہونا ضروری ہے اور نہ ان کا الگ الگ رہنا لازمی ہے یعنی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص نبی ہو اور رسول نہ ہو اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول ہو اور نبی نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی بھی ہو اور رسول بھی۔ پس ان دونوں کے درمیان نسبت عام و خاص من وجہ کی ہوگی۔

نبوّت :۔ احکامِ الہٰیہ کی عمومی تبلیغ کا عہدہ ہے اور رسالت ایک خصوصی سفارت کا منصب ہے کہ اس کا رد کرنا ہلاکت کا موجب ہو اور قبول کر لینا نعمتِ و رحمت کا باعث ہو۔ یعنی نبی وہ انسان ہے جو لوگوں پر دینِ خدا کی ترجمانی کے لئے مبعوث ہو اور رسول وہ انسان ہے جو بعض ایسے خصوصی احکام کے لئے مبعوث ہو جن کی تردید عذابِ الٰہی کا پیغام اور قبولِ انعام خداوندی کا مژدہ ہو۔ اور قرآن مجید میں انبیاء کے قصص سے رسالت کا مفہوم یہی کچھ سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ اور شعیب وغیرہ جس قدر رسول بن کر آئے اُن کے واقعاتِ اس معنی کے شاہد ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

پس ضروری نہیں کہ جو شخص ایک قوم کی طرف رسولؑ ہو وہ اس قوم کا نبی بھی ہو۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایک قوم کے لئے رسول بھی ہو۔ اور نبی بھی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی نبوت عامہ ہو یعنی بہت سی قوموں کے لئے ہو لیکن رسالت اس کی صرف ایک یا بعض اقوام کے لئے محدود ہو۔ جیسے کہ حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام یہ دونو نبی نبوتِ عامہ کے عہدہ دار تھے لیکن رسالت ان کی صرف بنی اسرائیل تک محدود تھی اور قرآن مجید میں اس معنی کی تائیدات کافی موجود ہیں۔

حضرت موسیٰ فرعون کی طرف رسول تھے لیکن جادوگر ایمان لائے اور ان کا ایمان مقبول بھی ہوا۔ حالانکہ بنی اسرائیل

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ

اور اُسے رسول بنا کر بھیجے گا طرف بنی اسرائیل کے (کہ کہے گا) میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی طرف سے

أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ

میں بناتا ہوں تمہارے سامنے مٹی سے ایک پرندکا ڈھانچہ پس اس میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے

طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ

پرندہ ہو جائے گا اور تندرست کرتا ہوں نابینا اور مبروص کو زندہ کرتا ہوں مردوں کو

بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ

باذن خدا اور تمہیں خبر دے سکتا ہوں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ ذخیرہ بناتے ہو اپنے گھروں میں

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۴۹﴾

تحقیق اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو

سے نہ تھے۔ اسی طرح حضرت عیسٰے بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے حالانکہ ان پر ایمان لانے والے بہت سے لوگ مثلاً حبشہ، نجران اور روم وغیرہ بنی اسرائیل سے نہ تھے اور قرآن مجید میں نصاریٰ کا جہاں بھی ذکر ہوا ہے خواہ مدح کی صورت میں یا مذمت کی صورت میں صرف بنی اسرائیل کے نصاریٰ کے لئے اس کا اختصاص نہیں بلکہ تمام دین نصاریٰ رکھنے والوں کو شامل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت موسٰے اور حضرت عیسٰے ہر دو کی رسالت اگرچہ محدود تھی۔ لیکن اُن کی نبوت پوری دنیا کیلئے تھی۔

أَخْلُقُ لَكُمْ۔ روایات آئمہ علیہم السلام میں ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے جو پرندہ بنا کر اس میں نفخ روح کیا تھا۔ وہ چمگادڑ تھا۔ جیسا کہ بحار الانوار میں صادقین علیہما السلام سے منقول ہے حضرت عیسٰے علیہ السلام کے معجزات میں سے احیاء موتٰی اور خلق طیر چونکہ ایسے معجزے تھے کہ ان کو دیکھ کر لوگوں کے گمراہ ہونے کا ڈر تھا اس لئے ان کے ذکر کے بعد فوراً بِإِذْنِ اللَّهِ کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ لوگ حضرت عیسٰے کو خدا مان کر مشرک نہ ہو جائیں اور سمجھ لیں کہ یہ کام صرف اللہ ہی کر سکتا ہے یا کروا سکتا ہے

وَأُنَبِّئُكُمْ۔ بروایت تفسیر قمی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰے بنی اسرائیل کو فرماتے تھے۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ مٹی سے پرندے کا بوتہ بنا کر اس میں پھونکتا ہوں۔ وہ اللہ کے حکم سے جیتا جاگتا پرندہ بن جاتا ہے اور نابینا و مبروص کو شفایاب بھی کر سکتا ہوں تو اس کے جواب میں وہ کہتے تھے کہ یہ سب کچھ ہمیں تو جادو معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں کوئی ایسی چیز دکھائیے جس سے ہم مان جائیں کہ آپ سچے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ اگر میں تمہیں یہ بتلا دوں کہ تم نے کیا کھایا اور کیا بچا کر گھر میں